

105285- بیوی نے ذوالحجہ کے روزے رکھنے کی نذرمانی تھی، اور اب خاوند اسے منہ کرتا ہے۔

سوال

سوال: ایک عورت نے تقریباً شادی سے تین سال پہلے نذرمانی تھی کہ ہر سال ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کا روزہ تسلسل کیساتھ رکھوں گی، اسے نذرمانے کے بارے میں کراہت کا علم نہیں تھا، اور اسے اب یہ یاد نہیں ہے کہ شادی کے بعد کے آنے والے سالوں کو مستثنیٰ کیا تھا یا نہیں، یا شادی کے بعد روزے رکھنے کا ارادہ خاوند کی اجازت پر معلق کیا تھا یا نہیں، اب اسکی شادی ہو چکی ہے، اور اسکا خاوند اسے روزے رکھنے سے روکتا ہے، کیونکہ یہ نفلی روزے ہیں، اور وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزے رکھ بھی نہیں سکتی، اور ویسے بھی صحت خراب ہونے کی وجہ سے وہ روزے نہیں رکھ سکتی۔

اب اسکا سوال ہے کہ: کیا اسے اپنی اس نذر کو پورا کرنا ہوگا، حالانکہ اسکا خاوند اس سے روکتا ہے، اور صحت بھی ساتھ نہیں دیتی، یا قسم کا کفارہ دے کر اپنی اس نذر سے جان چھڑالے، یا پھر بعد میں کسی بھی وقت الگ الگ روزے رکھ کر انکی قضا دے، دے یا پھر کیا کرے؟

پسندیدہ جواب

اول:

نذرمانے کے بارے میں یہ تشبیہ ضروری ہے کہ نذر مکروہ ہے، یا نذر میں داخل ہونا حرام ہے، کیونکہ اس سے مسلمان پر ایسی چیز لازم ہو جاتی ہے کہ بسا اوقات مسلمان اسے ادا نہیں کر سکتا، یا مشقت اٹھانی پڑتی ہے، حالانکہ [نذرمانے سے پہلے] وہ اس پر ضروری نہیں تھی۔

اور ایک مسلمان کو نیکی کے کام اور روزے وغیرہ نذرمانے بغیر ہی کرنے چاہئیں، اسی میں انسان کیلئے آزادی ہوتی ہے کہ اگر چاہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے، اور اگر کسی نے نذرمان ہی لی ہے تو اب اس نے اپنے آپ پر ایک کام کو لازم کر لیا ہے، اس لئے نذر پوری کرنا واجب ہے بشرطیکہ نیکی کے کام کی نذر ہو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جو شخص یہ نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت گزاری کریگا تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (اپنی نذر پوری کرو)، اور فرمان الہی ہے: (يُؤْتُونَ بَأْتُنَّزِرًا) [مؤمنین] نذر پوری کرتے ہیں۔ [الإنسان: 7] اور یہ بھی فرمان الہی ہے کہ: (وَلْيُؤْتُوا نُذُورَهُمْ) اور وہ اپنی نذریں پوری کریں۔ [الحج: 29] اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: (وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهَا) اور تم جو بھی خرچ کرو، یا نذر مانو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ [البقرہ: 27]

اگر نیکی کرنے کی نذرمان لی جائے، تو نذر پوری کرنا، اور اس پر عمل کرنا واجب ہوگا، لیکن نذرمانے سے پہلے ایک مسلمان کو چاہئے کہ نذر نہ مانے۔

سانہ نے جو ذکر کیا ہے کہ اس نے ذوالحجہ کے پہلے نو دن مسلسل روزے رکھنے کی نذرمانی تھی، تو یہ نیکی کی نذر ہے، اسے پورا کرنا لازمی ہے، اور اسکا خاوند اس سے روک بھی نہیں سکتا، کیونکہ اسکا خاوند اسے نفلی روزے رکھنے سے منہ کرتا ہے، جبکہ کسی خاص وقت کیساتھ مختص، واجب روزوں سے روکنے کی خاوند کو اجازت نہیں ہے، چونکہ خاتون نے ان معین ایام میں روزے رکھنے کی نذرمانی ہے تو اس پر نذر پوری کرنا لازمی ہوگا۔

اور انکا کہنا کہ: "صحت خراب ہونے کی وجہ سے وہ روزے نہیں رکھ سکتی" اگر تو انکا مطلب یہ ہے کہ روزے رکھنے سے مشقت ہوتی ہے، تو یہ نذر پوری کرنے سے مانع نہیں ہے، اگرچہ روزے رکھنے میں مشقت ہے، لیکن اسے روزے رکھنے ہونگے، کیونکہ اس نے خود اپنے اوپر روزے لازم کئے تھے، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ روزے رکھنے سے مشقت تو اٹھانی پڑتی ہے، حتیٰ کہ صحت مند افراد کو بھی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور اگر انکا مقصد یہ ہے کہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتی، تو جس سال اس نے بیماری، یا جسمانی کمزوری کی بنا پر روزے نہیں رکھے، اس سال قسم کا کفارہ دے گی، اور اگر آئندہ سال روزے رکھنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی تو روزے رکھنے پڑیں گے، ہر سال کیلئے یہی طریقہ ہوگا۔

چنانچہ اس خاتون کیلئے نذر ترک کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ اس نے خود اپنے اوپر لازم کی ہے، اور ایک مسلمان کو چاہئے کہ نذر کو تماشا مت بنائے، کہ ایک بار نذر ماننے کے بعد پھر اس سے بچنے کیلئے راستے اور حلیے ہانے تلاش کرتا پھرے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نذر بھی واجب میں شامل ہے، چنانچہ اس سے خلاصی کسی واضح شرعی عذر کی بنا پر ملے گی۔

اور اگر ان دنوں میں حیض آگیا تو پھر روزے ترک کرنے کی اجازت ہوگی، کیونکہ حیض کا آجانا ایک شرعی عذر ہے، اسی طرح اگر خاتون بیمار تھی، تو بیماری کی وجہ سے ان دنوں کے روزے ساقط ہو جائیں گے، لہذا اگر یہ دن آئیں اور اس خاتون کو کوئی شرعی عذر اور حیض وغیرہ لاحق نہ ہو تو اس پر روزے رکھنا لازم ہوگا۔ انتہی۔